بچہ پیدا ہونے پر اہل محلہ میں مٹھائی تقسیم کرنے کی منت ماننے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12480

تاریخ اجراء: 21 ربیع الاول 1444ھ/18 اکتوبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ نے منت مانی کہ اگر میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس کے وزن کے برابر مٹھائی رشتہ داروں اور اہلِ محلہ میں تقسیم کروں گی۔ ہندہ کے ہاں بچہ پیدا ہو کر کچھ دن بعد فوت ہو گیا، معلوم یہ کرنا ہے کہ اب ہندہ کے لیے کیا حکمِ شرعی ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ہندہ نے جو منت مانی تھی، یہ شرعی منت نہیں، لہذا اس منت کا پورا کرنا ہندہ پر لازم نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں منت شرعی کے بارے میں ہے: "أن النذر لا يصح إلا بشروط أحدها أن يكون الواجب من جنسه شرعا فلذلك لم يصح النذر بعيادة المريض" یعنی منت چند شرائط کے ساتھ درست ہوتی ہے، ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ جس چیز کی منت مانی ہے، وہ واجب کی جنس سے ہو، اسی لیے مریض کی عیادت کرنے کی منت ماننا شرعا درست نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، ج01، ص208، مطبوعہ پشاور)

ردالمحتار میں ہے: "وفی البدائع ومن شروطه ان يكون قربة مقصودة فلا يصح النذر بعيادة المريض، تشييع الجنازة والوضوء والاغتسال ودخول المسجد ومس المصحف، والاذان وبناء الرباطات والمساجد وغير ذلک وان كانت قربا لانها غير مقصودة" یعنی بدائع میں ہے منت کی شرائط میں سے ایک شرط ہے کہ وہ کام عبادت مقصودہ میں سے ہو، لہذا مریض کی عیادت کی منت، جنازے کے ساتھ جانے، وضو، غسل کرنے، مسجد میں داخل ہونے، قرآن چھونے کی، اذان دینے کی اور مسجد اور پل بنانے کی منت وغیرہ شرعی منت نہیں ہے کیونکہ یہ کام اگرچہ عبادت ہیں مگر یہ عبادت مقصودہ نہیں ہیں۔ (ردالمحتار، ج05، ص537، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا: ”(۱) زید نے نذر مانی کہ اگر میر افلاں کام اللہ کر دے گا تو میں مولود شریف یا گیارھویں شریف وغیرہ کروں گا، تو کیا اس کھانے یا مٹھائی کو اغنیاء بھی کھا سکتے ہیں؟ (۲) زید نے یہ نذر مانی کہ اگر میرا کام ہو جائے گا تو میں اپنے احباب کو کھانا کھلاؤں گا، تو کیا اس طرح کی منت ماننا اور اس کا ادا کرنا زید پر واجب ہو گا یا نہیں؟ بینوا توجروا؟“ آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”(۱) **مجلس میلاد و گیارھویں شریف میں عرف و معمول یہی ہے کہ اغنیاء و فقراء سب کو دیتے ہیں جو لوگ ان کی نذر مانتے ہیں اسی طریقہ رائجہ کا التزام کرتے ہیں نہ یہ کہ بالخصوص فقراء پر تصدّق**، تو اس کا لینا سب کو جائز ہے، **یہ نذور فقہیہ سے نہیں**۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ کوئی نذر شرعی نہیں، وجوب نہ ہو گا، اور بجالانا بہتر، ہاں اگر احباب سے مراد خاص معین بعض فقراء و مساکین ہوں تو وجوب ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“ (فتاوی رضویہ، ج13، ص584، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”**مساجد میں شیرینی لے جائیں گے یا نمازیوں کو کھلائیں گے، یہ کوئی نذر شرعی نہیں، جب تک خاص فقراء کے لئے نہ کہے** اسے امیر فقیر جس کو دے، سب لے سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“ (فتاوی رضویہ، ج13، ص585، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net